جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین

تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانہا نصف العلم

الحمد للہ والمنۃ

کہ

رسالہ

تقسیم میراث

جس میں تقسیم میراث کے آسان طریقے، نقشہ جات، عام فہم اور
سلیس اردو میں مفصل درج کئے گئے ہیں

مؤلفہ

ابو محمد مولوی محمد عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ اصلاح التعلیم
مسجد مبارک امرتسر

سنہ [illegible] ہجری [illegible] باہتمام
[illegible] محمد عبداللہ [illegible]
[illegible] فی جلد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمہید

چونکہ آں حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے سرور کائنات فخر موجودات (فداہ روحی) نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جو شخص کسی وارث کو میراث سے ناحق محروم کردے اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے محروم کردیگا" (ابن ماجہ بیہقی) نیز ارشاد ہے کہ میراث کا علم خود سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور فرمایا کہ علم تین ہیں۔ آیۃ محکمہ۔ فریضہ عادلہ۔ سنت صحیحہ (ابن ماجہ) اور ساتھ ہی اس مایۂ ناز علم کے فقدان اور بدعملی کے برے نتائج آئندہ سے ڈرایا بھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ علم کا وہ اہم فریضہ اور شریعت کا وہ جزو اعظم جو سب سے اوّل دنیا سے اٹھا لیا جائیگا یہی علم ہے۔ اٹھانیکا مطلب یہی ہے کہ لوگ عمل چھوڑ دینگے۔ لہٰذا موجودہ زمانے میں ہماری مایوس کن حالتیں اور پریشان طبیعتیں تمام بد اخلاقیوں کے ناپیدا کنار حملوں کا آماجگاہ بن چکی ہیں۔ صاف کہہ رہی ہیں کہ اگر ان کے واعظین کرام اور کشتی اسلام کے ناخدا حضرات علماء بیدار نہ ہوئے اور اس ڈگمگاتی ناؤ کو سنبھالنے کی کوشش نہ کی تو کوئی غیر معمولی حادثہ ضرور پیش آئے اور ہندوستان بھی اسپین ثانی بن جائے کچھ اصول اسلام تو غلامی اور مجبوری کی وجہ سے متروک ہیں اور کچھ اہل اسلام تو چھوڑتے چلے جاتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اصول اسلام و قوانین شریعت عروۃ عروۃ ایک ایک ہو کر گر جائیں اور پھر ان گرے ہوئے تیروں کو سنبھالنا مشکل ہو۔ ممکن ہے کہ پھر افسردہ دلوں و دماغوں میں محبت اسلام و جوش محمدی موج زن ہو اور غیرت کی رہی سہی چنگاریاں نئے سرے سے سلگ جائیں۔

اس لئے اس کی بہترین صورت یہی ہے کہ قوانین اسلام عام اور اصول تقسیم ترکہ کی خاص اشاعت اور حقوق العباد کی نگاہ داشت کی جائے۔ سو رسالہ ہذا اسی غرض پر مبنی ہے۔ چند احباب کی کوشش و ترغیب سے کئی ایک رسائل دیکھنے کے بعد مختصر مگر مکمل چند ورق میں قوانین میراث کو جمع کیا گیا ہے تاکہ مبتدیوں پر نہایت آسان ہو قطع نظر شاذ و نادر صورتوں کے نفس مسئلہ کو سمجھانے میں ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں۔ تمثیلی نقشوں کے علاوہ تمام ورثاء کا نقشہ ساتھ لگا دیا گیا ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

میں ان حضرات کا بھی تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اپنے پاکیزہ خیالات سے رسالہ ہذا میں اچھے مشورے دے اور عمدہ باتیں بتلائیں اور خاص کر ان حضرات علماء کرام کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک بغور ملاحظہ فرما کر تصحیح کی اور اپنے کریمانہ تقاریظ و ریمارکس سے رسالہ ہذا کی اہمیت بڑھائی۔ اور خاکسار کے حق میں توفیق طبع و اشاعت اور برکت کی دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اجر جزیل عطا فرماوے اور خاکسار کا عمل خالصًا لوجہ اللہ اور موجب نجات کرے۔ آمین ۔

احقر العباد **عبد اللہ**

امام مسجد مبارک و مہتمم مدرسہ اسلامیہ اصلاح التعلیم کٹڑہ مہان سنگھ چوک گھی منڈی امرتسر

وجہ تالیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرائض وعلموھا فانہ نصف العلم وھو ینسی وھو اول شئ ینزع من امتی (ابن ماجہ) اور اللہ تعالے فرماتا ہے وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى الآیہ (یعنی جب اہل قرابت بانٹنے کیلئے جمع ہوجائیں) یعنی تقسیم کی نسبت برادری کی طرف فرمائی ہے حالانکہ میت کی برادری اور کنبہ سے الا ماشاء اللہ کوئی شائد ہی علم میراث سے واقفیت رکھتا ہوگا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مسائل عام لوگوں کو یاد ہونے چاہئیں نیز عورتیں اور یتامیٰ اور عوام اپنے اپنے حقوق کی حفاظت نہیں کرسکتے۔ جب موقع پیش آتا ہے تو وکلاء کے پاس جاکر محنتانے ادا کرتے ہیں اور ان سے مشورے لیتے ہیں۔ اگر شرعاً حق ثابت ہوا تو علماء کے پاس بھی آکر دعویدار ہوتے ہیں۔ ورنہ عدالتوں میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں بلکہ بعض ناعاقبت اندیش تو یہاں تک کہہ گذرتے ہیں کہ ہم شرعی فیصلہ نہیں چاہتے ہیں رواج منظور ہے (نعوذ باللہ منہا) لہذا شریعت سے صاف انکار کرنے سے ایمان سے سبکدوش ہوکر کافر بن جاتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ یہ سب خرابیاں جہالت کی وجہ سے ہیں۔ اگرچہ ان سب کا قلع وقمع کرنا طاقت سے باہر ہے لیکن جس سے جو بن پڑے بہتر ہے۔ اس لئے میراث کے چند قواعد لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماکر مفید عام اور ذخیرہ عاقبت کرے

غرض نقشیست کز ما یاد ماند
کہ ہستی را نمی بینم بقائے

اللّٰھم وفقنا علی طاعتک وتمم تقصیرنا وتقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

چند ضروری باتیں

میراث کے مسئلہ میں عام لوگوں کا تاریکی میں رہنا کئی وجوہ سے ہے غالب وجہ تو یہ ہے کہ لوگوں کی توجہ اس طرف بہت کم ہے۔ اور جو لوگ مسائل دین سے دلچسپی لیتے ہیں وہ عموماً حساب سے نابلد ہوتے ہیں اور جو حضرات حساب دان ہیں وہ عموماً مسائل سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ جو کم وبیش حساب جانتے اور مسائل دین میں بھی شوق رکھتے ہیں وہ بیچارے علم میراث کی قواعد اور اصطلاحات سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ارث کا مسئلہ نہ سمجھ سکتے ہیں اور نہ تقسیم کرسکتے ہیں۔ اس لئے رسالہ ہذا میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ جو الفاظ عربیہ اصطلاح میراث میں استعمال کئے گئے ہیں اُن کو علیحدہ معہ ترجمہ اُردو میں لکھدیا ہے اور پھر چند قواعد ایسے لکھے گئے ہیں جن کا جاننا علم میراث کا موقوف علیہ ہے تاکہ مسئلہ میراث کا سمجھنا اور لکھنا آسان ہوئے

یہ ایک قدرتی بات ہے کہ ہر مذہب میں غیر ملکی الفاظ یا مصطلحات جو جاری ہو جاتے ہیں تو وہ مذہبی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اُن کو بالکل نکال باہر پھینکنا مشکل بلکہ غیر ممکن ہے۔ اور ایسا ہونا بھی نہیں چاہئے خاصکر ایسے وقت میں جبکہ ہمارے حریف یہ خواہش کر رہے ہوں کہ ہندی مسلمانوں کو چاہئے کہ عربی الفاظ کی جگہ بھاشا کو استعمال کریں کیونکہ یہ اُنکی ملکی اور مادری زبان ہے۔ اور ملکی زبان سے زیادہ پیار ہونا ہے۔ سو اصل بات یہ ہے کہ مسلمان کا وطن کوئی خاص ملک نہیں بلکہ تمام دنیا اس کا وطن ہے اور ہر زبان اس کی اپنی زبان ہے۔ حضرتِ اقبال فرماتے ہیں ؎

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

البتہ اپنے مقدس مذہب کی زبان کا زیادہ احترام کرنا پڑتا ہے اور اُس کی

اشاعت بھی لازمی چیز ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں عربی زبان کے اکثر الفاظ مروّج و مستعمل ہیں۔ خاص کر مراسم دین مثلاً نکاح۔ طلاق حج۔ زکوٰۃ۔ میراث وغیرہ میں۔ لہٰذا اُن لفظوں کو جو اصطلاحِ میراث میں بولے گئے ہیں سُنئیے:۔

تعریفات ضروریہ قرآن مجید میں باب وراثت میں جن لفظوں کو استعمال کیا گیا ہے وہ نصف۔ رُبع۔ ثمن اور ثلثان۔ ثلث۔ سدس ہیں۔ یعنی آدھا، چوتھائی، آٹھواں حصہ اور دو تہائیاں، تہائی اور چھٹا حصہ۔ اصل میں یہ کسریں کہلاتی ہیں۔ اُردو میں ان کو یوں لکھتے ہیں:۔ $\frac{1}{2}$ نصف۔ $\frac{1}{4}$ رُبع $\frac{1}{8}$ ثمن۔ $\frac{2}{3}$ ثلثان۔ $\frac{1}{3}$ ثلث۔ $\frac{1}{6}$ سدس۔ چنانچہ آگے چل کر پوری شرح سے بیان ہوگا۔ اور ان کو مخارج بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ جتنے حصص قرآنِ مجید میں بیان ہوئے ہیں وہ سب یہی ہیں۔ اور تقسیم کا مسئلہ بھی انہیں سے نکالا جاتا ہے۔ اور یہ ان کی انفرادی حالت ہے۔ لیکن اگر میت کے وارث لڑکے لڑکیاں ہوں تو اُن کو لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ بولتے ہیں یعنے مرد کے دو حصے عورت کا ایک۔ مرد ذکر اور عورت کو اُنثیٰ کہتے ہیں۔ اَب باپ، اُم ماں، اَخ بھائی، اُخت بہن، زوجہ عورت، زوج خاوند۔ جَد دادا، جدہ دادی، اَخ عینی حقیقی بھائی، سوتیلے بہن بھائی کے دو نام ہیں: علاتی باپ کی طرف سے سگا بھائی۔ اخیافی مادری بھائی۔ مذکورین کو اصحابِ فروض بھی کہتے ہیں۔ اصحابِ فروض وہ ہیں جن کا حصہ قرآن مجید میں درج ہے تفصیل اُنکی نقشہ میں دیکھو۔ عصبہ میت کا وہ رشتہ دار ہے جسکا حصہ قرآن مجید میں ذکر نہیں جیسے باپ بیٹا۔ دیکھو نقشہ عصبات میں۔ ذوی الارحام اصطلاحِ میراث میں وہ رشتہ دار ہے جسکا نہ حصہ ذکر ہو نہ عصبہ ہو۔ دیکھو ذوی الارحام کا نقشہ۔ اسی طرح بعد ازاں کئی باتیں ہوتی ہیں جن کا جاننا از حد ضروری ہے لہٰذا چند قوانین ضروری ابتدا میں لکھے گئے ہیں اور اُنکی مثالیں مع نقشہ درج کر دی گئی ہیں تاکہ ترکیب تقسیم آسان ہو جائے جو شخص ان قواعد کو یاد کرے وہ بڑی آسانی سے مسئلہ لکھ سکتا ہے۔ واللہ الموفق والمستعان۔

قوانین میراث

باب وراثت میں جس قدر حصص قرآن مجید میں ذکر ہیں کل چھ ہیں تین ایک قسم کے اور تین دوسری قسم کے۔ قسم اوّل نصف، ربع، ثمن۔ ان تینوں کا اس لئے ایک قسم تصوّر کیا کہ بعض کی تضعیف کرنے سے بعض حاصل ہوتا ہے اور بعض کی تنصیف سے بعض۔ (مثلاً) نصف کی تنصیف سے ربع حاصل ہوتا ہے اور ربع کے نصف کرنے سے ثمن۔ اور ثمن کے دوگنا کرنے سے ربع بن جاتا ہے اور ربع کے دونا کرنے سے نصف۔

ثلثان، ثلث، سدس۔ یہ دوسری قسم سے ہیں ان میں بھی تضعیف (دوگنا کرنا) وتنصیف (نصف کرنا) کی مناسبت ہے۔ بموجب قاعدہ سابق کے ثلثان کا نصف ثلث اور ثلث کا نصف سدس ہے۔ اسی طرح سدس کو دوگنا کرنے سے ثلث اور ثلث کو دوگنا کرنے سے ثلثان ہوتے ہیں فافہم وتدبر۔

قاعدہ

قرآن مجید میں جس قدر مخارج وفروض ذکر ہیں وہ سب کے سب کسریں ہیں اس لئے ان کے مخارج کسور تصور کئے جائیں گے۔ اور مخرج ہر وہ اقل عدد ہے جس سے انفرادی حالت میں ہر فرد کامل لیا جاسکے۔

اسی لئے واحد عدد شمار نہیں ہوتا بلکہ ایک فرد صحیح ہوتا ہے پس مخرج نصف کا ۲ ہے اور مخرج ربع کا ۴۔ اور مخرج ثمن کا ۸۔ اسی طرح قسم ثانی ہے ثلث کا مخرج ۳ ہے اور ثلثان کا مخرج بھی ۳ ہے اور سدس کا مخرج ۶ ہے نقشہ ذیل سے کسروں کی مخرجیں معلوم ہوتی ہیں :-

نام کسر	نصف	ربع	ثمن	ثلث	ثلثان	سدس
نصف	۲	۴	۸	۶	۶	۶
ربع	۴	۴	۸	۱۲	۱۲	۱۲
ثمن	۸	۸	۸	۲۴	۲۴	۲۴
ثلث	۶	۱۲	۲۴	۳	۳	۶
ثلثان	۶	۱۲	۲۴	۳	۳	۶
سدس	۶	۱۲	۲۴	۶	۶	۶

قاعدہ ۲

کسور ستہ کی مخرجیں بحالت ترکیب جنس واحد

اگر ایک قسم کی دو یا تین کسریں جمع ہو جائیں۔ تو اُن کا مشترک مخرج وہی ہے جو اُن سے کم سے کم کا مخرج ہے۔ کیونکہ اقل کے مخرج میں اکثر بھی داخل ہے جیسا کہ اہل حساب پر واضح ہے (مثلاً) ثمن و نصف کا مخرج ۸ ہے۔ کیونکہ ان دونوں سے کم کسر ثمن ہے۔ پس زیادہ کے لئے بھی یہی مخرج ہوگا۔ اور یہی قیاس دوسری ترکیبوں میں بھی ہے ۔

قاعدہ ۳

کسور ستہ کی مخرجیں مرکب بدو جنس

اگر نصف دوسری قسم کی تمام کسروں سے یا بعض سے جمع ہو تو مخرج اُن کا ۶ ہوگا۔ اگر رُبع دوسری قسم کے تمام یا بعض سے ملے تو مخرج اُن کا ۱۲ ہوگا۔ اگر ثمن دوسری قسم کے تمام یا بعض سے مجتمع ہو تو مخرج ۲۴ ہوگا۔ تمام مخارج گویا ۲-۳-۴-۶-۸-۱۲-۲۴ ہیں جن میں سے ۲-۳-۴ ضمنی ہیں۔ کیونکہ ۸ میں ۲-۴ بھی آجاتا ہے اور ۶ میں ۳ داخل ہے تو گویا مخرج ۶-۸-۱۲-۲۴ رہے۔ مثال نقشہ سے ظاہر ہوگی ۔

نقشہ حالاتِ مخارج

مثال ربع کی مسئلہ ۴

زوجہ	ماں	باپ
۱	۱	۲
رُبع	ثلث مابقے	عصوبت

مثال سدس کی مسئلہ ۶

باپ	ماں	بیٹا	دو بیٹیاں
۱	۱	۲	۲

〃 مسئلہ ۶

باپ	ماں	بیٹی
۲ عصوبت	۱ سدس	۳ نصف

مثال مخرج ثمن مسئلہ ۸

زوجہ	بیٹا
۱۔ ثمن	۷ عصوبت

مثال

مسئلہ ۱۲

زوجہ	دو بھائی مادری
۳	۴ حصّہ ۵ روسے

مسئلہ ۱۲

زوجہ	دو سگی بہنیں
۳	۸ حصّہ ۱ روسے

مثال مخرج

مسئلہ ۲۴

زوجہ	دو بیٹیاں	چچا	ماں
۳	۱۶	۱	۴

مسئلہ ۲۴ عول ۲۷

زوجہ	دو مادری بہنیں	دو بیٹیاں
۳	۸	۱۶

ثمن کے ساتھ ثلث جمع نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ مستحقوں میں سے ایک ثلث کی مالک ماں ہے۔ لیکن ماں کو ثلث تب ملتا ہے کہ میت کی اولاد نہ ہو۔ اگر میت کی اولاد تصور کی جائے تو ماں کو ثلث نہیں آتا بلکہ سدس آئیگا۔ اگر اولاد تصور نہ کریں تو زوجہ کو ثمن نہیں آتا۔ کیونکہ ثمن تب ہی آتا ہے جب میت کے لئے اولاد ہو اگر اولاد نہ ہو تو ربع کی حقدار ہے۔ دوسرے ثلث کے حقدار دو مادری بھائی بہنیں ہیں۔ سو وہ بھی اولاد کے ہوتے ہوئے ثلث سے محجوب ہیں۔

قاعدہ ۴

عول کا بیان اصطلاح میراث میں عول بھی آتا ہے۔ عول کے معنے لغت میں ظلم کی طرف میلان کرنا اور اصطلاح میراث میں زیادہ کرنا مخرج پر کسی کسر کا جبکہ مخرج حصص خارجہ سے کم ہو۔ سو باب وراثت میں مخرج تین قسم ہیں۔ اوّل عادلہ جو کہ برابر ہو مجموعہ حصص خارجہ کے۔ دوم قاصرہ جس کا مجموعہ زیادہ ہو مجموعہ حصص خارجہ سے۔ اور اس کی زیادتی کو ان وارثوں پر جو کہ مستحق ردّ کے ہیں تقسیم کیا جاوے۔ سوم عائلہ جو مجموعہ حصص کو ایفاء نہ کرے بلکہ اس مجموعہ سے کم ہو۔ پس اس صورت میں جس قدر مخرج مجموعہ حصوں سے کم ہوگا اسی قدر اس پر وہ کسر بڑھائی جائے گی۔ اور وارثوں پر اس مجموعہ کے موافق تقسیم ہوگا۔ اور ہر ایک وارث کو نقصان یکساں پہنچے گا۔ چنانچہ اس کی مثالوں سے ظاہر ہے۔ سات مخرجوں سے چار (۲-۳-۴-۸) کا عول نہیں ہوتا۔ اور تین کا عول ہوتا ہے: مثال ان کی جن کا عول نہیں ہے۔

۲	
خاوند	سگی بہن
نصف	نصف
۱	

۳	
دو سگی بہنیں	دو مادری بہنیں
ثلثان	ثلث
۲	۱

۴		
خاوند	بیٹی	چچا
	نصف	عصوبت
۱	۲	۱

۸		
زوجہ	بیٹی	چچا
ثمن		عصوبت
۱	۴	۳

ان مخرجوں کی مثالیں جن میں عول ہوتا ہے

(۱) مخرج ۶ کا عول ۷ یا ۸ یا ۹ یا ۱۰ ہوتا ہے اس سے زیادہ نہیں بڑھتا اور مثالیں اس کی یہ ہیں:

۶ عول ۷

خاوند	دوسگی بہنیں
نصف	ثلثان
۳	۴

۶ عول ۸

خاوند	دوسگی بہنیں	ماں
نصف	ثلثان	
۳	۴	۱

۶ عول ۹

خاوند	دوسگی بہنیں	دومادری بہنیں
نصف	ثلثان	ثلث
۳	۴	۲

۶ عول ۱۰

خاوند	دوسگی بہنیں	دومادری بہنیں	ماں
نصف	ثلثان	ثلث	سدس
۳	۴	۲	۱

(۲) مخرج ۱۲ کا عول ۱۳ یا ۱۵ یا ۱۷ ہوتا ہے اس سے زیادہ عول نہیں کرتا۔ مثالیں ملاحظہ ہوں:—

۱۲ عول ۱۳

زوجہ	دوسگی بہنیں	ایک مادری
ربع	ثلثان	سدس
۳	۸	۲

۱۲ عول ۱۵

زوجہ	دوسگی بہنیں	دومادری
ربع	ثلثان	ثلث
۳	۸	۴

۱۲ عول ۱۷

زوجہ	دوسگی بہنیں	دومادری	ماں
ربع	ثلثان	ثلث	سدس
۳	۸	۴	۲

(۳) مخرج ۲۴ کا عول فقط ۲۷ ہے۔ اس سے کم زیادہ نہیں ہوتا مثال اسکی یہ ہے

۲۴ عول ۲۷

زوجہ	دوبیٹیاں	باپ	ماں
ربع	ثلثان	سدس	سدس
۳	۱۶	۴	۴

قاعدہ ۵

اعداد کی نسبتوں کا بیان عدد اصطلاح میں وہ ہے جو احاد سے مرکب ہو ۲ سے یا زیادہ ۲ سے پس عدد اس کو بولا جائے گا جو نصف ہو اپنے دونوں طرف کے مجموعہ سے جیساکہ چار مجموعہ اس کی طرفوں کا جو تین اور پانچ ہیں آٹھ ہوتا ہے اور آٹھ کا نصف چار ہے۔

چونکہ تقسیم ترکہ میں اعداد کی نسبتوں کا پہچاننا ضروری ہے۔ لہذا اعداد کی نسبتیں چار ہیں:- تماثل۔ تداخل۔ توافق۔ تباین۔ تماثل مساوی ہوتا ہے۔ جیسا چار آدمی اور چار روپے۔ ان میں مساوات ہے لہذا یہ نسبت تماثل کہلاتی ہے۔ دوم۔ تداخل کے معنے ہیں لغت میں داخل ہونا اور اصطلاح میں تقسیم ہونا بڑے عدد کا چھوٹے عدد پر بلا کسر جیسے چار منقسم ہوتا ہے ۲ پر۔ یا یوں کہو کہ اگر بڑے عدد سے منہا کیا جاوے دو دفعہ یا زیادہ دفعہ تو عدد اقل کے برابر ہو جائے۔ جیسے ۳ کی نسبت ۹ سے ہے۔ ۹ سے ۳ دفعہ منہا کرنے سے ۳ کے برابر ہو جاتا ہے۔ پس یہ نسبت تداخل کی ہے۔ توافق موافقت دو عددوں کی کسی جزو میں ہو۔ اس نسبت میں چھوٹا عدد بڑے عدد کو فنا نہیں کر سکتا۔ بلکہ ان دونوں کو تیسرا عدد آکر اڑاتا ہے۔ لہذا وہ تیسرا عدد ان کا عاد اعظم ہوگا۔ مثلاً) ۸۔ ۲۰ کو فنا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ۲۰ - ۸ پر پورا تقسیم ہو سکتا ہے۔ بلکہ ان کو ایک تیسرا چار کا عدد آکر اڑا سکتا ہے۔ ۸ کو ہم نے دو دفعہ اڑایا اور ۲۰ کو پانچ دفعہ۔ لہذا ان دونوں عددوں میں توافق بالربع ہوا۔ پس یہی ان کا عاد اعظم اور مخرج ہوا۔

تیسرا عدد و عاد مشترک نہ ہو جیسا کہ ۱۰۔ اور ۹ میں نسبت ہے۔ ان کا عادِ اعظم ایک ہے۔

قاعدہ ۶

طریقہ معرفت توافق و تباین! دونوں جانبوں سے چھوٹے عدد کو ایک دفعہ یا زیادہ دفعہ منہا کرنا چاہیے۔ اگر حاصل تفریق ایک بچے تو عدد متبائن ہوں گے جیسا کہ ۱۰ سے ۷ منہا کئے باقی بچے ۳۔ تین کو سات سے دو بار منہا کیا باقی رہا ایک۔ ایک کو ۳ سے دو دفعہ منہا کیا باقی بچا ایک۔ پس یہ دونوں عدد متبائن ہوئے۔

اگر حاصل تفریق ایک سے زیادہ ہو تو وہ متوافق ہوں گے ساتھ اُس عدد کے (مثلاً) ۲۰ سے ۶ تین دفعہ منہا کئے باقی رہے ۲۔ اور جب ۲ کو ۶ سے دو دفعہ منہا کیا تو باقی بچے ۲۔ پس ۶ و ۲۰ میں توافق بالنصف ہوا۔ علیٰ ہذا القیاس توافق بالثلث والربع اگر تین یا چار باقی رہیں (مثلاً) ۹ و ۱۲ یا ۸ اور ۱۲ کی مثال توافق بالثلث وتوافق بالربع کی ہے۔ اگر پانچ باقی رہے جیسے ۱۰ و ۵ ا تو توافق بالخمس ہوگا۔ اگر چھ بچ رہے تو توافق بالسدس ہوگا مانند ۱۲ و ۱۸ کے۔ اور توافق بالسبع جب سات بچیں جیسے ۱۴ و ۲۱ کی نسبت ہے۔ اور توافق بالثمن جب ۸ باقی رہیں جیسے ۱۶ اور ۲۴ کی نسبت ہے۔ اور توافق بالتسع جب ۹ بچیں جیسے ۱۸ اور ۲۷۔ اور توافق بالعشر مانند ۲۰ و ۳۰ کے واللہ اعلم بالصواب +

قاعدہ ۷

تصحیح کے بیان میں

تصحیح کے معنے لغت میں دُور کرنا مرض کا بیمار سے اور اصطلاح میں دُور کرنا کسروں کا جو واقع ہوں درمیان حصّوں اور وارثوں کے ساتھ ضرب وغیرہ کے۔ لہذا تصحیح کے سات قاعدے ہیں۔ تین حصص اور حصّہ داروں کے درمیان۔ اور چار فقط حصّہ داروں میں ہی ہیں۔

قاعدہ ۸

اگر حصّہ ہر فریق کا بلا کسر بٹ جائے تو ضرور نہیں کہ ضرب دی جائے نقشہ ملاحظہ ہو۔

مخرج ۶

باپ	دو لڑکیاں	ماں
سدس ۱	ثلثان ۴	سدس ۱

قاعدہ ۹

اگر ایک فریق پر کسر آ دے۔ لیکن اُس فریق کے سروں اور حصّوں میں توافق ہو تو جن سروں کے عدد میں کسر آتی ہو اُن کے وفق

کو لیکر اصل مسئلہ میں ضرب دینی چاہیئے۔ اگر مسئلہ عولی ہو تو عول میں ضرب کرے

نقشہ اصل ۶ تصحیح ۳۰

باپ	دس بیٹیاں	ماں
سدس ۱	ثلثان ۴	سدس ۱
۵	۲۰	۵

چونکہ سدس ثلثان کا اجتماع ہوا۔ اس لئے مخرج ان کا ۶ ہوا۔ ایک باپ کو ایک ماں کو۔ باقی رہے ۴۔ چار دس لڑکیوں پر تقسیم نہیں ہو سکتے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ ۱۰ اور ۴ میں کون سی نسبت ہے۔ بموجب قاعدہ نسبت اعداد کے معلوم ہوا کہ ان میں نسبت توافق بالنصف ہے کیونکہ ۱۰۔ اور ۴ دونوں کا عاد اعظم ۲ ہے۔ لہذا دس کے وفق کو جو ۵ ہے اصل مسئلہ ۶ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۳۰ ہوئے۔ پس یہی تصحیح ہوگی۔ ۳۰ تصحیح سے بیٹیوں کو ۲۰ ملے جس سے ہر ایک بیٹی کو ۲ آئے ؛

قاعدہ ۱۰

اگر حصوں اور وارثوں کے سروں میں توافق نہ ہو بلکہ تباین ہو تو اس صورت میں کل عدد سروں کو لیکر جن پر کہ کسر آتی ہے اصل مسئلہ میں ضرب دینا چاہیئے۔ اور اگر مسئلہ عولی ہو تو عول میں ضرب دی جائے۔

نقشہ سے واضح ہوگا اصل ۶

باپ	پانچ بیٹیاں	ماں
سدس ۱	ثلثان ۴	سدس ۱
۵	۲۰	۵

پانچ بیٹیوں اور ان کے ۴ حصوں میں تباین ہے۔ پس ۵ کو ۶ میں جو اصل مخرج ہے ضرب دینے سے تصحیح ۳۰ حاصل ہوئے۔ تصحیح سے ان کو ۲۰ ملے۔ ہر ایک بیٹی کو چار آئے۔ اور ماں باپ کو ۵-۵۔

قاعدہ ۱۱

ان چار قاعدوں کا بیان جو حصہ داروں ہی میں ہیں	(۱) اگر کسر دو فریق یا زیادہ پر آوے لیکن اعداد رؤس (لینے والوں کی گنتی) میں مماثلت ہو۔

پس اس صورت میں ایک فریق کے عدد رؤس کو اصل مخرج میں ضرب دینی چاہیئے۔ اور یہ مماثلت عام ہے۔ خواہ ان رؤس کے عین عدد میں ہو یا ان کے وفق میں؛

مثال مخرج ۶ تصحیح ۱۸

چھ لڑکیاں	تین دادیاں	تین چچا
ثلثان	سدس	باقی عصوبت سے
۴ ۱۲	۱ ۳	۱ ۳

حل

چھ بیٹیوں کو اصل مسئلہ سے چار آئے۔ چار اور چھ میں توافق بالنصف ہے۔ چونکہ ۶ کا وفق تین ہیں۔ لہٰذا تینوں فریقوں کے اعداد رؤس میں مماثلت ہوگئی۔ کیونکہ چچے اور دادیاں پہلے ہی سے تین تھے۔ اب بیٹیوں کے عدد رؤس کا وفق بھی تین ہوگیا۔ پس ۳ × ۶ میں حاصل ضرب ۱۸ ہوئے۔ یہی تصحیح ہوئی۔ اصل مخرج کے حصے تینوں فریقوں پر پورے منقسم نہیں ہوتے تھے۔ ایک عدد کی ضرب سے سب حصے اپنے وارثوں پر بلا کسر منقسم ہوگئے جیسا کہ مثال سے واضح ہے

قاعدہ ۱۲

(۲) اگر دو فریق یا زیادہ پر کسر آوے لیکن اُن کے عدد رؤس میں تداخل ہو۔ پس اس صورت میں جو عدد سب سے زیادہ ہوگا اُس کو اصل مخرج میں ضرب دینے سے تصحیح حاصل ہوگی۔ نقشہ مثال:۔

مخرج مسئلہ ۱۲ تصحیح ۱۴۴

چار زوجات	تین دادیاں	بارہ چچے
ربع	سدس ۱	باقی عصوبت سے
۳ ۳۶	۱۲	۸ ۹۶

حل

ربع اور سدس کے ملنے سے مخرج ۱۲ ہوا۔ کُل حصے اصل مسئلہ کے ۱۲ ہیں اور عدد رؤس میں جو ۴ و ۳ اور ۱۲ ہیں تداخل ہے چار اور تین متداخل ہیں ۱۲ میں۔ کیونکہ ۱۲ کو چار تین دفعہ اُڑاتا ہے۔ اور تین ۱۲ کو چار دفعہ اب ۱۲ کو جو سب سے زیادہ ہے اصل مسئلہ میں ضرب دیا تو حاصلِ ضر

۱۴۴ ہوئے۔ پس یہی تصحیح ہے لہٰذا ہر ایک فریق کے حصّے کو جو اصل مسئلہ ۱۲ سے ملے ہیں ۱۲ میں ضرب دینی چاہئے تاکہ تقسیم آسان ہو جائے۔

قاعدہ ۱۳

(۳) اگر ایک سے زیادہ فریق پر کسر آوے۔ اور اُن کے اعداد رؤس میں توافق ہو تو ایک عدد کے وفق کو دوسرے فریق کے تمام عدد میں ضرب دیکر تیسرے فریق کے عدد کے وفق میں ضرب دی جائے بشرطیکہ حاصل ضرب اور تیسرے فریق کے عدد میں نسبت توافق کی ہو۔ ورنہ حاصل ضرب کو تیسرے فریق کے عدد کے تمام میں ضرب دینی چاہئے پس حاصل ضرب اُس کی تصحیح ہوگی۔ مثال اس کی نقشہ سے واضح ہے۔

حل

اصل مخرج ۲۴ تصحیح ۴۳۲۰

چار زوجات	اٹھارہ بیٹیاں	پندرہ دادیاں	چھ چچا
ثمن $\frac{1}{8}$	ثلثان $\frac{2}{3}$	سدس $\frac{1}{6}$	باقی عصبہ
۲۸۸۰	۵۴۰	۱۸۰	

پس ثمن اور ثلثان وغیرہ باہم مختلط ہوئے۔ لہٰذا مخرج ۲۴ ہوا۔ ۲۴ سے زوجات کو تین اور بیٹیوں کو ۱۶ اور دادیوں کو ۴ اور چچوں کو ایک ملا لہٰذا ہر ایک فریق کے سروں اور حصّوں میں سب میں تباین ہے اسلئے ہر سہ اعداد رؤس بعینہ رہے۔ اور لڑکیوں کے سر ۱۸ ہیں۔ اور حصّے انکے ۱۶ ہیں۔ چونکہ ان میں توافق بالنصف ہے لہٰذا بیٹیوں کے ۱۸ کے وفق ۹ کو دوسرے اعداد رؤس کے ساتھ شامل کیا تو عدد رؤس ۴۔ ۹ و ۱۵ اور ۶ ہوئے جن میں توافق بالنصف ہے۔ پس ۴ کے وفق ۲ کو ۶ میں ضرب دی تو ۱۲ ہوئے اور ۹ میں ۱۲ کے ساتھ توافق بالثلث ہے۔ لہٰذا ۱۲ کو ۹ کے وفق ۳ میں ضرب دیا تو حاصل ۳۶ ہوئے۔ ۳۶ اور ۱۵ میں بھی توافق بالثلث ہے۔ ۱۵ کے وفق ۵ کو ۳۶ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۱۸۰ ہوئے۔ لہٰذا ان کو جب اصل مسئلہ ۲۴ میں ضرب دیا تو ۴۳۲۰

جواب آیا۔ پس یہی تصحیح ہوئی۔ اب ہر ایک فریق کے حصہ کو جو اصل مخرج سے ملا ہے ۱۸۰ (جو رؤس کا حاصل ضرب تھا) میں ضرب دینے سے تصحیح حصص حاصل ہوگی (مثلاً):۔

زوجات کا اصل حصہ ۳ × ۱۸۰ = ۵۴۰ ہوا
بیٹیوں 〃 〃 ۱۶ × ۱۸۰ = ۲۸۸۰ ہوا
دادیوں 〃 〃 ۴ × ۱۸۰ = ۷۲۰ ہوا
چچوں کا 〃 〃 ۱ × ۱۸۰ = ۱۸۰ ہوا

قاعدہ ۱۴

(۴) اگر اعداد رؤس میں جن پر کہ کسر آتی ہے تباین ہو تو اس صورت میں پہلے عدد کے تمام کو دوسرے عدد کے تمام میں ضرب دینی چاہئے حاصل ضرب کو تیسرے عدد کے تمام میں ضرب ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جس قدر اعداد متبائن ہوں سب کو آپس میں ضرب دینے سے تصحیح حاصل ہوگی۔

(مثال اسکی نقشہ سے واضح ہے)

۲۴ تصحیح ۵۰۴۰

دو زوجہ	دس بیٹیاں	چھہ دادیاں	سات چچی
ثمن	ثلثان		
۳	۱۶	۴	
۶۳۰	۳۳۶۰	۸۴۰	۲۱۰

اصل مسئلہ ۲۴ سے تین زوجہ کو۔ ۴ دادیوں کو۔ ۱۶ بیٹیوں کو ایک چچا کو۔ چھہ جدات اور اُن کے حصوں ۴ میں توافق بالنصف ہے۔ لہٰذا ۶ کو تین کیا دس بیٹیوں اور اُن کے حصوں ۱۶ میں نیز توافق بالنصف ہے اس لئے ۱۰ کو ۵ کیا۔ اب اعداد رؤس یہ ہوئے ۲ و ۳ اور ۵ و ۷۔ یہ سب اعداد آپس میں متبائن ہیں۔ اس لئے ان سب کو آپس میں ضرب دیا مثلاً) ۲ × ۳ × ۵ × ۷ = تو حاصل ضرب ۲۱۰ ہوئے۔ پھر اس کو اصل مسئلہ ۲۴ کے عدد میں ضرب دی تو حاصل ضرب ۵۰۴۰ ہوئے پس یہی تصحیح ہوگی۔ پھر اصل مخرج کے حصوں ۲۱۰ میں ضرب دینے سے تصحیح

کے حصے حاصل ہوں گے (مثلاً)

۲ زوجین کے اصل حصہ ۳ × ۲۱۰ = ۶۳۰ ہوئے
۶ دادیوں " " ۴ × ۲۱۰ = ۸۴۰ ہوئے
۱۰ بیٹیوں " " ۱۶ × ۲۱۰ = ۳۳۶۰ ہوئے
۷ چچوں " " ۱ × ۲۱۰ = ۲۱۰ ہوئے

ہر ایک زوجہ کو ۳۱۵ اور ہر ایک دادی کو ۱۴۰ اور ہر ایک بیٹی کو ۳۳۶ ہر ایک چچا کو ۳۰ ملے ۔

قاعدہ ۱۵

تصحیح سے ہر ایک فریق کا حق معلوم کرنے کا طریقہ

اگر کسی فریق کا حصہ تصحیح سے معلوم کرنا ہو تو جس عدد کو اصل مخرج میں ضرب دی ہے اس کو فریق کے اس حصہ میں جو اصل مخرج سے ملا ہے ضرب دینے سے تصحیح کا حصہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ زوجین ایک فریق کا حصہ ہم نے معلوم کرنا ہے ۵۰۴۰ سے۔ چونکہ زوجین کا اصل سے ۳ تھا لہذا اس کو ۲۱۰ میں ضرب دی تو ۶۳۰ حاصل ہوئے۔ اور ۲۱۰ وہ عدد ہے جس کو اصل ۲۴ مسئلہ میں ضرب دیکر تصحیح حاصل کی تھی۔ علیٰ ہذا القیاس ہر فریق کے اصلی حصوں میں جب ۲۱۰ کی ضرب دی جاوے تو حصہ صحیح حاصل ہو جاتا ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان قوانین کو کتاب اللہ میں جاری کیا جاوے تاکہ زیادہ مشق ہو جائے۔ اور ساتھ ہی قرآن مجید کی صورتوں میں عبور بھی ہو جائے ففھم وتدبر

قال اللہ تبارک وتعالیٰ یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ ! یعنے اللہ تعالیٰ وصیت فرماتے ہیں تم کو بیچ اولاد تمہاری کے۔ وصیت کا لفظ بصیغۂ مضارع ظاہر کرنے میں باوجودیکہ دوسری جگہ بصیغۂ ماضی "ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ" فرمایا۔ اور وَفَرَضْنٰھَا بھی آیا ہے۔ حکمتِ اصلی تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے مگر ظاہر یہ ہے کہ ابتدار اسلام میں مال اولاد کو ملتا اور والدین کے لئے وصیت کی جاتی (بخاری) اس آیت سے وہ وصیت منسوخ ہوگئی۔ اس لئے فعل مضارع ذکر کے دلالت علی الدوام والاستمرار کی یعنی اشارہ اس بات کی طرف کیا ہے کہ وہ وصیت خودساختہ منسوخ ہے۔ اب تاقیامت یہی وصیت رہے گی اور اسناد فعل کی اسم ظاہر مجلو جلال کی طرف فرمائی جس سے اظہار عظمت وشانِ حکم مراد ہے تاکہ امتثالِ امر خوب ہو واللہ اعلم بالصواب۔

اور "فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ" فرمایا۔ بِاَوْلَادِکُمْ نہیں کہا۔ یعنی لفظ "فِیْ" سے انکے درمیان باہم عدل ومساوات ملحوظ ہے۔ اور اولاد کی نسبت ان کی طرف کی۔ اور وصیت کی نسبت اپنی طرف فرمائی حالانکہ وصیت کا حق باپ کا ہوتا ہے۔ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ماں با سے زیادہ مہربان ہے واللہ اعلم بالصواب۔

حقوقِ میّت

تقسیم ترکہ سے پہلے بترتیبِ ذیل میّت کے چار حقوق مرتب ہوتے ہیں:

نمبر شمار	اصحاب فروض	ایک کے لئے	دو یا زیادہ کیلئے	وہ حالت جس میں عام حصہ لیا جاتا ہے
۱	باپ	$\frac{1}{6}$	..	بیٹے یا پوتے کے ساتھ اگرچہ کتنا ہی نیچے تر ہو
۲	جد صحیح	$\frac{1}{6}$	..	بیٹے یا پوتے کے ساتھ وقت نہ ہونے باپ کے
۳	خاوند	$\frac{1}{4}$	.	جب اولاد میت ہو
۴	اخیافی بھائی	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{3}$	بوقت عدم موجودگی اولاد اگرچہ اولاد در اولاد نیچے تک ہو
۵	اخیافی بہن	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{3}$	اور وقت نہ ہونے باپ یا دادا کے اوپر تک
۶	زوجہ	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{8}$	آٹھواں حصہ جب خاوند کی اولاد ہو
۷	بیٹی	$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$	جبکہ نہ ہو لڑکا یا پوتا اگرچہ کتنا ہی نیچے تر ہو
۸	پوتی	$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$	جبکہ نہ ہو لڑکا یا لڑکی یا پوتا یا پوتی خواہ نیچے تر ہو
۹	سگی بہنیں	$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$	جبکہ نہ ہو باپ یا دادا اور نہ ہو اولاد اگرچہ نیچے تر ہو
۱۰	سوتیلی بہن	$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$	جب نہ ہو سگی بہن یا باپ یا دادا یا اولاد میت
۱۱	ماں	$\frac{1}{6}$	.	جب اولاد یا دو بھائی یا دو بہنیں ہوں جس کی اکیس صورتیں ہوتی ہیں (دیکھو صفحہ ۲۴)
۱۲	جدۂ صحیحہ	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	وقت نہ ہونے حقیقی ماں کے اور جدہ پدری کے لئے وقت نہ ہونے حقیقی باپ کے جدہ ایک ہو یا زیادہ قریب ہو یا بعید مگر قریبہ بعیدہ کو محروم کر دیگی

قشہ اصحاب فروض

دو حالتیں عام اور خاص

(ا) بیٹی یا پوتی کے ساتھ حصہ اور تعصیب - یعنی بچا مال بھی لیگا۔

(ا) بیٹی یا پوتی کے ساتھ باپ کی طرح حصہ اور بچے مال کا وارث ہوگا۔
(ب) اگر بالکل اولاد نہ ہو تو دادا عصبہ بن کر باقیماندہ لیگا (ج) باپ کی موجودگی میں
محروم ہوگا (دیکھو صفحہ ۲۳)

$\frac{1}{2}$ نصف لیگا جب کہ عورت کے لئے اولاد نہ ہو۔

(ا) اولاد کے ہوتے محروم خواہ نیچے تر ہو باپ یا دادا کے ہوتے ہوئے بالاتفاق محروم
یعنے اخیافی بھائی کی ارث کی شرط میت کا کلالہ ہونا ہے (دیکھو صفحہ ۶ قولہ و لہ اخ او اخت)

$\frac{1}{4}$ وقت نہ ہونے اولاد کے خاوند کے مال سے ربع لیگی۔

اگر لڑکا یا پوتا ساتھ ہو خواہ ایک ہو یا زیادہ قریب ہو یا بعید تو بیٹی عصبہ ہوگی۔

(ا) $\frac{1}{6}$ جب حقیقی بیٹی کے ساتھ ہو (ب) محروم ہوتی ہیں وقت ہونے حقیقی دو بیٹیوں کے۔
(ج) اگر پوتیوں کے ساتھ پوتا بھی ہو خواہ مرتبہ میں نیچے تر ہو تو عصبہ ہوں گی (د)
محروم ہوتی ہیں جب کہ میت کا حقیقی لڑکا ہو (دیکھو صفحہ ۲۲)

(ا) حقیقی بھائی کے ساتھ عصبہ (ب) حقیقی بیٹیوں اور پوتیوں کے ساتھ نیز عصبہ
ہوتی ہیں (ج) اگر باپ یا دادا اوپر تک بیٹا یا پوتا نیچے تک موجود ہو تو محروم (دیکھو صفحہ ۳۰)

(ا) $\frac{1}{6}$ ایک سگی بہن کے ساتھ (ب) اگر ان کے ساتھ بھائی حقیقی یا سوتیلا ہو تو عصبہ
ہونگی (ج) بیٹیوں یا پوتیوں کے ساتھ بھی عصبہ ہونگی (د) محروم وقت ہونے
بیٹا یا پوتا کے نیچے تک باپ یا دادا کے اوپر تک (دیکھو صفحہ ۲۹)

(ا) $\frac{1}{3}$ جب اولاد یا دو بھائی یا دو بہنیں نہ ہوں (ب) $\frac{1}{3}$ باقی مال کا جب میت کا باپ
اور اس کے ساتھ زوجہ یا خاوند بھی ہو (ج) $\frac{1}{3}$ کل مال کا اگر باپ کی جگہ دادا ہو (دیکھو صفحہ ۲۵)

(ا) جدہ خواہ ماں کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے ماں کے ہوتے ہوئے محروم ہوگی۔
اس لئے کہ دادیاں رشتہ ولادت سے وارث ہوتی ہیں تو ولادت کا رشتہ نسبت دادی کے
ماں کا زیادہ قریب ہے لہذا ماں کے ہوتے ہوئے دادی محروم ہے لیکن پدری باپ کے
ہوتے بھی محروم ہے سوائے مادری کے کیونکہ ماں کی ماں جدہ صحیحہ اور باپ کی
ماں جدہ فاسدہ ہے (ب) اس لئے جدہ صحیحہ کے ہوتے جدہ فاسدہ محروم ہے -

نمبر شمار	عصبہ کا نقشہ
۱	**اولاد** (۱) لڑکا لڑکی لڑکے کے ساتھ عصبہ ہے۔ لڑکے سے نصف حصہ لیگی (۲) لڑکے کا لڑکا اگرچہ کتنا ہی نیچے تر ہو مگر قوت قرابت مقدم ہوگی۔ پوتی خواہ کتنی ہی مرتبہ میں نیچے تر ہو برابر کے پوتے کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے۔ اگر برابر کا پوتا نہ ہو بلکہ نیچے کا ہو پھر بھی تعصیب کا حصہ لیگی بشرطیکہ ذوی الفروض نہ ہو (دیکھو صفحہ ۱۹)
۲	**جد صحیح** ۔ (باپ کا باپ) جد فاسد باپ کی ماں کا باپ۔ (۳) والد (۴) والد کا والد خواہ کتنا ہی اوپر ہو میت کی اولاد نہ ہو تو عصبہ ہوگا
۳	**والد کی اولاد** (۵) سگا بھائی سگی بہن سگے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے بھائی سے بہن کا نصف حصہ ہوگا۔ (۶) سگی بہن سگے بھائی اور باقی عصبات کی غیر حاضری میں باقی ماندہ مال لیتی ہے۔ بشرطیکہ (ا) اگر ایک لڑکی یا زیادہ لڑکیاں (ب) یا پوتی یا پوتیاں نیچے تک (ج) یا اگر ایک لڑکی اور ایک پوتی یا زیادہ پوتیاں موجود ہوں (دیکھو صفحہ ۲۰) (۷) سوتیلے بھائی سوتیلی بہن سوتیلے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے۔ بھائی دگنا ایک بہن کا نصف۔ (۸) سوتیلی بہن مذکورہ عصبات کے نہ ہوتے ہوئے بیٹی یا بیٹیاں یا پوتی یا پوتیاں اگرچہ کتنی نیچے تر ہوں۔ سوتیلی بہن عصبہ ہوتی ہے (دیکھو صفحہ ۳۰) (۹) سگے بھائی کا لڑکا (۱۰) علاتی بھائی کا لڑکا (۱۱) سگے بھائی کا پوتا (۱۲) علاتی بھائی کا پوتا۔
۴	**جد صحیح کی جز** (۱۳) چچا (۱۴) علاتی چچا (۱۵) چچا کا بیٹا (۱۶) علاتی چچا کا بیٹا (۱۷) چچا کا پوتا (۱۸) علاتی چچا کا پوتا۔ بعد میں نمبر ۱۷ و ۱۸ کی اولاد اور اولاد در اولاد بترتیب مذکورہ بالا وارث ہوگی لیکن قوت قرابت کا لحاظ ضرور ہوگا ۔ واللہ اعلم بالصواب

نمبر شمار	ذوی الارحام کا نقشہ
۱	**میت کی جز** (ا) لڑکی کی اولاد (ب) لڑکے کی لڑکی کی اولاد
۲	**میت کی اصل** (ا) سوتیلے باپ اور (ب) سوتیلی ماں
۳	**والدین کی اولاد** (ا) سگے بھائی کی لڑکیاں اور اُن کی اولاد (ب) علاتی بھائی کی لڑکیاں اور اُن کی اولاد (ج) اخیافی بھائی کی اولاد (د) سگے بھائی کے لڑکوں کی لڑکیاں (ہ) علاتی بھائی کے لڑکوں کی لڑکیاں (و) سگی یا علاتی یا اخیافی لڑکیوں کی اولاد
۴	**جد ساقط کی اولاد** - یعنی میت کی ماں کا باپ یا ماں کے باپ کا باپ ساقط اسلئے کہ اصحاب فروض کے ہوتے ہوئے محروم ہیں (ا) سگے چچے کی لڑکیاں اور اُن کی اولاد اور اولاد در اولاد (ب) علاتی چچے کی لڑکیاں اور اُن کی اولاد اور اولاد در اولاد (ج) اخیافی چچے اور اُن کی اولاد اور اولاد در اولاد (د) سگے چچا کے لڑکے کی لڑکیاں اور اُن کی اولاد اور اولاد در اولاد (ہ) علاتی چچا کے لڑکے کی لڑکیاں اور اُن کی اولاد اور اولاد در اولاد (و) چچیاں سگی۔ علاتی۔ اخیافی اور اُن کی اولاد (ز) پھوپھیاں۔ ماسیاں۔ ماموں اور اولاد اُنکی۔ ان کے بعد ان کی اولاد خواہ کتنی ہی نیچے تر ہو وارث ہوگی۔

(۱) خرچ تجہیز وتکفین بدون افراط وتفریط۔ یعنی کفن میں۔ مثلاً میت اپنی حین حیات میں معمولی کپڑے پہنتا تھا تو اب لوگوں کی طعن وناک کٹنی سے کفن بیش قیمت ڈالے خواہ اُس کے گھر بال بچوں کیلئے کھانے کو بھی ہو یا نہ۔ لہٰذا کفن حیثیت سے بڑھکر ڈالنا منع ہے (ابوداؤد)

حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں مصعب بن عمیرؓ میرے سے کئی درجہ افضل تھے اور وہ خدا کی راہ میں شہید ہوئے اور وہ فقط ایک چھوٹی چادر میں کفن دئیے گئے۔ سر ڈھانکا جاتا تھا تو پاؤں کھل جاتے تھے۔ اور اگر پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا آخر سر ڈھانکا گیا اور پاؤں پر گھاس ڈال دیا گیا۔ اسی طرح حضرت ہمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خدا کی راہ میں شہید ہوئے اور وہ بھی مجھ سے کئی درجہ افضل تھے۔ اُن کو بھی کفن ایک ہی چادر ملا۔ الحدیث (بخاری مسلم)

اِن احادیث سے ثابت ہوا کہ اگر اہل میت غریب ہوں اور نیا کفن نہیں خرید سکتے تو پاک کپڑا خواہ پرانا ہی ہو جائز ہے خواہ مخواہ یتیموں کو قرضدار نہ کرے۔ اور اسی طرح اگر تین چادریں نہیں ڈال سکتا تو دو یا ایک ہی چادر میں دفن کرسکتا ہے۔

(۲) دوم باقی مال سے قرضۂ میت۔ وہ قرضہ جو عند التحقیق ثابت ہو ادا کرنا۔

(۳) تیسرا باقرار میت باقی ماندہ مال کے ثلث سے وصیت کا ادا کرنا۔

(۴) چوتھا حقوق وارثوں کے بموجب کتاب وسنت جاری کرنا۔

(اوّل) ترکۂ میت پہلے اُن کو دینا چاہئے جن کے حصص قرآن کریم میں مقدر ومعیّن ہیں۔ ان کو اصحاب فروض بھی کہتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی شخص دعویدار نہ ہو تو۔

(دوم) پھر جو نسب سے عصبہ (قریبی رشتہ دار جیسا بیٹا وغیرہ) ہو

اُس کو دینا چاہیے۔ اگر ان سے بھی کوئی موجود نہ ہو تو اُس کو دینا چاہیے
(سوم) جو سبب سے عصبہ (قریبی رشتہ دار) ہو جیسے کسی نے غلام
آزاد کیا تو غلام کو اُس کے سبب سے آزادی ملی (اور اسکو مولی العتاقہ
یعنی آزاد کرنے کا دوست بھی کہتے ہیں) پھر اگر آزاد کرنے والا بھی نہ ہو
تو (چہارم) جس کو مولی العتاقہ (یعنی آزاد کرنیوالے) نے عصبہ بنایا ہو
یعنی آزاد کرنے والے کے قریبی رشتہ دار کو اُسی ترتیب پر دیا جاویگا
جو عنقریب عصبات کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہو گی۔ آزاد
کردہ میں مرد کی قید اس لیے لگائی گئی ہے کہ آزاد کردہ میں عصبہ
عورت نہیں ہو سکتی (شریفیہ) اگر ان چار قسم کے لوگوں میں سے
کوئی نہ ہو تو

(پنجم) پھر ذوی الفروض یعنی جن پر اللہ تعالیٰ نے حصے تقسیم
کئے ہیں بقدر حصص اُن پر رد کیا جاویگا۔ اگر یہ بھی نہ ہوں تو
(ششم) ذوی الارحام وارث ہوں گے اور اُن کی بھی کئی قسمیں
ہیں جو اپنی جگہ پر بیان ہونگی۔ پھر اگر مذکورین میں سے کوئی نہ ہو تو
مولی الموالات یعنی دوستی کرنیوالا وارث ہوگا۔ مثلاً ایک شخص زید
مجہول النسب عمر کو کہے کہ تو میرا ولی ہے۔ اگر مجھ سے کوئی ایسا جرم سرزد ہو
جس سے دیت عاقلہ لازم آوے تو ادا اُسکے جرمانہ بھی تو ہی کریگا۔ اگر عمر
نے قبول کرلیا تو زید کا وارث ہوگا اگر عمر بھی ایسا اقرار کرے تو زید
عمر کا وارث ہوگا۔ اگر عمر نے فقط قبول ہی کیا خود اقرار نہ کیا ہو۔ تو
زید عمر کا وارث نہ ہوگا۔

(ہفتم) پھر وہ شخص وارث ہوگا جس کو متوفی اپنا رشتہ دار قرار دے
(مثلاً) کسی مجہول النسب کو کسی نے کہا کہ میرا بھائی یا میرا چچا ہے تو یہ اقرار
نسب اُس نے اپنے باپ دادا پر کیا۔ اگر یوں کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے تو

اقرار سے اس کی نسب ثابت ہوگی اور نسبی وارثوں میں داخل ہوگا۔ وجہ دوسری یہ ہے کہ یہ اقراری نسب اس کی غیر کے ساتھ ثابت نہ ہو (مثلاً باپ اور دادا اس کے اقرار کی تائید و تصدیق نہ کریں۔ اور اگر نسب اس کی غیر سے ثابت ہوگی تو وہ شرعی وارث نہ ہوں گے۔ تیسرا مقر اپنے اقرار پر تاحیات قائم رہے۔ اگر انکار کرے گا تو وراثت ثابت نہ ہوگی۔ قولہ تعالیٰ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ " یعنے مرد کیلئے مانند دو حصے عورتوں کے صورت مسئلہ یہ ہے

زید

(۳)

بیٹا	بیٹی
۲	۱

بیٹا حقیقی عصبہ ہے اور بیٹی سے دو چند حصہ کا وارث ہے۔ مسئلہ بنا تین سے ۲ لڑکے کو۔ ۱ لڑکی کو۔ چونکہ ابتداء آیت میں عصبات کی میراث کا ذکر ہوا۔ اس لئے ضروری ہے کہ عصبہ کے معنے اور اس کے اقسام بیان کئے جائیں سو سنئے۔

عصبہ کا بیان

عصبہ لغت میں اس رشتہ کا نام ہے جو باپ کو بیٹے سے ہوتا ہے۔ اوّل عصبہ دو قسم ہے۔ عصبہ نسبی و عصبہ سببی۔ نسبی عصبہ وہ ہے جو نسب سے قریب ہو جیسا بیٹا باپ سے قریب ہوتا ہے۔ پھر نسبیہ عصبہ کی تین قسمیں ہیں۔ عصبہ بنفسہ۔ عصبہ بالغیر۔ عصبہ مع الغیر۔ عصبہ بنفسہ کا

پہلا درجہ میت کا بیٹا اور بیٹے کا بیٹا خواہ کتنا ہی منزل میں نیچے ہو۔

درجہ دوم میت کا باپ اور دادا سکڑ دادا خواہ کتنا ہی اوپر ہو۔

درجہ سوم میت کے باپ کی جز یعنے سگے بھائی۔ پھر علاتی بھائی۔ پھر اولاد ان کی اگرچہ کتنے ہی نیچے ہوں۔

درجہ چہارم میت کے دادا کی جز یعنی سگے چچا۔ پھر علاتی (باپ کی طرف سے) چچا۔ پھر اولاد ان کی۔ لیکن توریث میں قوت قرابت کا ملحوظ ہوگی۔ مثلاً سگے بھائی کی موجودگی میں علاتی بھائی محروم ہوتا

علیٰ ہذا القیاس اوپر نیچے کی جزوں میں قوت قرابت کا لحاظ ہوگا

عصبہ بالغیر وہ چار عورتیں ہیں جن کا قرآن مجید میں نصف ثلثان مقدر ہے جیسے بنت - بنت الابن اور سگی بہنیں اور سوتیلی بہنیں باپ کی طرف سے - یہ چار قسم کی عورتیں اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہیں - لیکن اتنا فرق ہوتا ہے کہ میت کی سگی بہنیں علاتی بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہیں - اور سوتیلی بہنیں میت کے سگے بھائی کے ساتھ عصبہ نہیں ہوتیں -

جس عورت کا حصہ قرآن مجید میں معین نہیں وہ عورت بھی عصبہ نہیں بنتی - اگرچہ بھائی اُس کا عصبہ بھی ہو - مثلاً پھوپھی اور بھتیجی اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ نہیں بنتی بلکہ ذوی الارحام کے نظم میں شمار ہوتی ہیں -

تیسرا عصبہ مع الغیر - وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے - عصبہ بالغیر و عصبہ مع الغیر میں فقط یہ فرق ہے کہ عصبہ بالغیر میں غیر خود عصبہ ہوتا ہے اور اُس کی تاثیر سے دوسرا بھی عصبہ ہو جاتا ہے - چنانچہ مثال مذکورہ میں بھائی کے ساتھ بہن عصبہ ہے - اور عصبہ مع الغیر میں غیر خود عصبہ نہیں ہوتا - بلکہ اس کی جمعیت سے دوسرے عصبہ کو عصوبت حاصل ہوتی ہے - چنانچہ میت کی سگی بہن اور سوتیلی بہن بیٹی اور پوتی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہیں حالانکہ یہ بیٹی اور پوتی جو غیر ہے خود عصبہ نہیں - پس یہاں تک تو عصبات نسبی ذکر ہوئے - بموجب تقسیم پہلی کے دوسرا عصبہ سبب سے ہے مثلاً کوئی شخص غلام آزاد کرے تو وہ بہ سبب آزاد کرنے کے اُس غلام کا عصبہ کہلاتا ہے - اگر غلام کا مال اصحاب فروض (یعنی حقیقی حقدار) پر پورا ہو جائے یا سب کا سب عصبہ نسبی لیجائے تو ضرور نہیں کہ آزاد

کرنے والے کو بھی حصہ نکال کر دیا جائے۔ ہاں اصحاب فروض۔ (جن کے حق مقرر ہیں) سے بچ رہے اور عصبۂ نسبی بھی موجود نہ ہو تو سببی عصبہ وارث ہوگا۔ عورتوں کو خواہ عصبہ بالغیر یا عصبہ مع الغیر ہوں یا ذوات فرائض ہوں ایسے غلام کی روثہ سے جو اُن کے باپ یا کسی اور رائن کے قریبی نے آزاد کیا ہو کچھ نہیں دیا جاتا مگر جس کو اُنہوں نے خود آزاد کیا ہو یا اُن کے آزاد کردہ نے کسی غلام کا ترکہ کھینچ لایا ہو تو اس کی وارث یہی ہونگی۔

قولہ تعالیٰ فَاِنْ کُنَّ فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ یعنی اگر عورتیں دو سے زیادہ ہوں تو واسطے اُن کے دو تہائی اُس چیز کی ہے جو چھوڑ گیا۔ ظاہر نظم سے تو معلوم ہوتا ہے کہ دو سے زیادہ ہوں تین ہوں یا زیادہ کم کا ذکر نہیں۔ لہذا اس مسئلہ میں بعض علماء نے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ "انفرادی حالت میں دو بیٹیوں کے لئے بھی نصف ہے" اور جمہور ان کے لئے ثلثان کے قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ استحقاق ارث میں دو بیٹیاں دو بہنوں کے ساتھ ملحق کی گئی ہیں جیسا ان کے حق میں فرمایا ہے۔ "فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ" یعنے اگر میت کی دو بہنیں ہوں اُن کے لئے ثلثان ہے (فتح البیان) اور شان نزول آیت کا بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ یہ آیتیں حضرت سعدؓ کی دو لڑکیوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں (ابو داؤد) چونکہ آیت کریمہ میں بیٹیوں کی میراث بیان ہوئی ہے مناسب ہے کہ انکا حال مفصل کر دیا جائے

بیٹیوں کے کل حالات تین ہیں

(۱) ½ نصف ایک بیٹی کے لئے وقت نہ ہونے بیٹا یا پوتا میت کے۔

(۲) ⅔ ثلثان دو بیٹیاں ہوں یا زیادہ کے لئے وقت نہ ہونے بیٹا یا

پوتا میت کے۔

(۳) عصوبت وقت ہونے بیٹا میت کے۔ یعنی بھائی کے ساتھ عصبہ ہونے سے باقیماندہ مال لیتی ہیں۔ چونکہ پوتریاں بھی بیٹیوں کے حکم میں شمار ہوتی ہیں اس لیئے اُن کے حالات حسب ذیل ہیں:-

حالات پوتریاں

بوجہ قائم ہونے بیٹیوں کے پوتریوں کی بھی تین حالتیں وہی ہیں اور تین حالتیں اور بھی ہیں۔

(۱) $\frac{1}{2}$ (نصف) ایک کیلئے وقت نہ ہونے بیٹا یا پوترا میت کے۔

(۲) $\frac{2}{3}$ (ثلثان) دو یا زیادہ کیلئے وقت نہ ہونے بیٹا یا پوترا میت کے

(۳) $\frac{1}{6}$ (سدس) وقت ہونے ایک بیٹی صلبی میت کے۔

(۴) محروم وقت ہونے دو بیٹیاں صلبی میت کے۔

(۵) عصوبت وقت ہونے پوترا میت کے خواہ کتنا ہی نیچے تر ہو اور خواہ سگا بھائی ہو یا چچا کا بیٹا ہو یعنے پوترے کا۔ اور اگرچہ میت کی دو صلبی بیٹیاں بھی موجود ہوں بچا مال عصوبت سے لینگی۔

(۶) محروم ہوتی ہیں وقت ہونے بیٹا میت کے۔

وَلِاَبَوَیْهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنْ کَانَ لَهٗ وَلَدٌ

یعنے واسطے ماں باپ اس کے (میت کے) ہر ایک کو ان دونوں میں سے چھٹا حصہ اس چیز سے جو چھوڑ گیا ہے اگر ہو واسطے اس (میت) کے اولاد۔

اس آیت میں والدین کی میراث ذکر ہوئی ہے۔ لہذا:-

باپ کی تین حالتیں ہیں

(۱) فرض مطلق (حصہ محض) وقت موجود ہونے بیٹا یا پوتا میت کے

مثال اس کی یہ ہے مسئلہ ۶

باپ	ماں	بیٹا	دو بیٹیاں
سدس $\frac{1}{6}$	سدس $\frac{1}{6}$	عصوبت ۲	عصوبت ۲

مخرج ۶ سے ایک باپ کو اور ایک ماں کو۔ باقی ۴ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ بیٹا اور بیٹی پر تقسیم ہوئے۔

(۲) فرض اور عصوبت وقت عدم موجودگی بیٹا یا پوتا میت کے اور موجود ہونے بیٹی یا پوتی میت کے اگرچہ درجہ سے کتنی ہی نیچی تر ہو

حل اس کا یہ ہے کہ مخرج ۶ سے ایک ماں کو اور نصف بیٹی کو باقی رہے دو دو فرض و عصوبت سے باپ کو اگر بیٹی کی جگہ پوتی ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۶		
باپ	ماں	بیٹی
حصہ و عصوبت	سدس	نصف
۲	۱	۳

(۳) عصوبت محض (یعنی سارے مال کا وارث) وقت نہ ہونے بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی میت کے سارے مال کا وارث ہوگا توضیح اس کی یہ ہے کہ مخرج ۳ سے ایک ماں کو اور دو باپ کو بباعث عصوبت کے اگر کوئی حقدار باقی نہ رہا تو باپ سارے مال کا وارث ہوگا۔

مسئلہ ۳	ثلث
باپ عصوبت مطلق	ماں ثلث
۲	۱

اگر میت کے باپ کی جگہ دادا ہو تو اس کی بھی یہی تین حالتیں ہیں بجز چار مسائل کے اور وہ یہ ہیں:

۱- باپ کی موجودگی میں دادی میت محروم ہے۔ اور دادا کی حالت میں دادی شریک ہے۔

۲- میت کی ماں کو باپ کی موجودگی اور احد الزوجین کی موجودگی میں خاوند یا عورت کا حصہ نکال کر ثلث باقی ماں کا دیا جائیگا۔ اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو ثلث کل مال کا لیگی۔

۳- باپ کے ہوتے ہوئے میت کا بھائی خواہ حقیقی ہو یا سوتیلا محروم ہے- اور دادا کے ہوتے ہوئے بھائی ایک ہو تو سدس۔ اگر دو یا زیادہ ہوں تو ثلث کے حقدار ہیں- اس مسئلہ میں اکثر لوگوں کو اختلاف ہے۔

لیکن فتوے اسی پر ہے (سراجی)

۴۔ اگر کسی کا غلام آزاد شدہ مرجائے اور وارث (آزاد کرنیوالے) کا باپ اور بیٹا میت کا ہو تو باپ سدس کا حقدار ہے اور باقیماندہ مال بیٹا میت لیگا۔ اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو محروم ہے کُل مال کا وارث بیٹا میت ہوگا۔

چونکہ آیت مذکورہ بالا میں ابوین کا لفظ تھا لہذا باپ اور دادا کی کیفیت بیان ہوچکی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ماں کی حالتیں بیان کی جائیں :۔

ماں کی حالتیں تین ہیں

(۱) ⅙ (سدس) وقت ہونے بیٹا یا بیٹی میت کے۔ یا پوتا یا پوتی یا دو بھائی عینی یا دو بھائی علاتی۔ یا دو بھائی اخیافی۔ یا ایک بھائی عینی اور اخیافی۔ یا ایک عینی اور علاتی۔ یا ایک اخیافی اور علاتی۔ یا دو بہنیں عینی۔ یا دو بہنیں علاتی۔ یا دو بہنیں اخیافی۔ یا ایک عینی اور اخیافی۔ یا ایک عینی اور علاتی۔ یا ایک علاتی اور اخیافی۔ یا بھائی عینی اور بہن علاتی۔ یا ایک بھائی عینی اور بہن اخیافی۔ یا ایک بہن عینی اور بھائی اخیافی۔ یا بہن عینی اور بھائی علاتی۔ یا بہن بھائی عینی۔ یا بہن بھائی علاتی۔ یا بہن بھائی اخیافی

ان اکیس صورتوں میں ماں کے لئے سدس (چھٹا حصہ) ہوگا۔

(۲) دوسری حالت میں ثلث کل مال سے وقت نہ ہونے مذکورین کے۔

(۳) ثلث باقی مال کا جبکہ ماں کے ساتھ زوجہ یا خاوند میت اور باپ میت موجود ہو اور اس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں مثلاً خاوند مرے تو زوجہ باقی رہے گی۔ یا زوجہ کو میت تصور کرو تو خاوند زندہ رہے گا۔

ذیل کے نقشہ سے مزید توضیح ہوسکتی ہے

۶	ثلث مابقے	زینب	۴	ثلث مابقی	زید
خاوند	ماں	باپ	زوجہ	ماں	باپ
۳	۱	۲	۱	۱	۲

صرف ان دو صورتوں میں ماں ثلث مابقی یعنی خاوند کا یا عورت کا حصہ نکالکر باقی مال کا تیسرا حصہ لیگی۔ اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو ثلث کل کا لیگی۔

نقشہ

مسئلہ ۱۲ بکر

زوجہ	ماں	دادا
ربع	ثلث الکل	
۳	۴	۵

مسئلہ ۶ سفینہ

خاوند	ماں	دادا
نصف	ثلث کل	
۳	۲	۱

قولہ تعالیٰ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ج فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ

یعنی واسطے تمہارے نصف اس کا کہ چھوڑ گئیں بیبیاں تمہاری اگر نہ ہو واسطے اُن کے اولاد۔ اگر ہو واسطے اُن کے اولاد پس واسطے تمہارے چوتھائی اُس کی کہ چھوڑ گئی ہیں پیچھے وصیت کے جو وصیت کی ہو ساتھ اس کے یا قرض کے؛

اس آیت کریمہ میں اصحاب فروض میں سے خاوند کا حصہ ذکر ہوا لہذا۔

خاوند کے حالات فقط دو ہی ہیں

(۱) ۱/۲ (نصف) وقت نہ ہونے بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی میت کے۔

(۲) ۱/۴ (ربع) وقت موجود ہونے اولاد میت خواہ کتنا ہی نیچے اولاد در اولاد ہو۔

(صورت مسئلہ)

مسئلہ ۲ کریمہ

خاوند	باپ
۱	۱
نصف	عصوبت

مسئلہ ۴ رحیمہ

خاوند	بیٹی	باپ
۱	۲	۱
ربع	نصف	عصوبت

قولہ تعالیٰ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ج

یعنی واسطے اُن کے چوتھائی اُس چیز کی جو چھوڑ جاؤ تم اگر نہ ہو واسطے تمہارے اولاد۔ پس اگر ہو واسطے تمہارے اولاد تو واسطے اُن کے آٹھواں حصہ اُس چیز کا جو چھوڑ جاؤ تم پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاؤ تم ساتھ اُس کے یا ساتھ قرض کے؛

چونکہ اس آیت کریمہ میں زوجہ کی میراث ذکر ہوئی ہے۔ لہذا زوجہ کی دو حالتیں ہیں:۔

(۱) $\frac{1}{4}$ (ربع) چوتھائی۔ جبکہ میت کی اولاد نہ ہو۔

(۲) $\frac{1}{8}$ ثمن (آٹھواں حصہ) جبکہ اولاد ہو بیٹا بیٹی۔ پوتا پوتی۔ خواہ کتنا ہی نیچے تک ہو۔ زوجہ بھی خواہ ایک ہو یا چار۔ سب اسی ربع میں شریک ہوں گی۔

(نقشہ حالاتِ زوجہ)

زید ۴

زوجہ	باپ
۱ چوتھائی	عصوبت ۳

عمر ۴

زوجہ	بیٹی	باپ
چوتھائی ۱	۲	عصوبت ۱

قولہ تعالیٰ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ "

یعنی اگر ہو وہ کلالہ کہ ورثہ لیتے ہیں اس کا مرد یا عورت: اس آیت میں کلالہ کا ذکر ہوا ہے لہٰذا کلالہ کی مختصر کیفیت یہ ہے:۔

"کلالہ" اصل میں مصدر ہے۔ معنے اس کے تھکنا اور ہارنا ہے۔ یا مرد تھکا ہوا اور ہارا ہوا ہے۔ یہاں مراد اس سے وہ شخص ہے جس کا نسب ہار گیا یعنی منقطع ہو گیا ہو۔ نہ آگے کی شاخ موجود ہو نہ پیچھے کی شاخ باقی ہو۔ یعنی نہ بیٹا پوتا پڑپوتا ہو نہ باپ دادا پردادا اسکڑ دادا ہو۔ یہی قول حضرت ابوبکر۔ عمر۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے۔ اور جمہور اہل علم بھی یہی کہتے ہیں بلکہ اسی پر اجماع نقل ہے (فتح البیان) پس فرمایا "وَلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ" یعنی ہو واسطے اس کے ایک بھائی یا ایک بہن (ماں سے) پس واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے) یہاں بھائی اور بہن سے اخیافی (ماں کی طرف سے سگا) مراد ہے چنانچہ تمام مفسرین کے اتفاق سے بھی

نقل کیا ہے۔ اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں لأمٍّ کا لفظ بھی مذکور ہے (فتح البیان) یعنے میت کی مادری بہن بھائی ہوں تو واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے۔ دوم۔ اس وجہ سے کہ اس سورہ کے آخر فرمایا قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ لہ الآیۃ تو یہاں دو بہنوں کے لئے ثلثان ثابت کیا۔ اور باقی مال بھائیوں کے لئے۔ اور یہاں کلالہ کی میراث میں سب بہن بھائیوں کو شریک ثلث میں کیا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں حقیقی بھائی مراد نہیں بلکہ مادری بھائی مراد ہیں جو ثلث میں شریک کئے گئے ہیں خواہ تعداد میں کتنے ہی زائد ہوں (کبیر)

قولہ تعالیٰ فَإِنْ كَانُوْٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ یعنے اگر ہوں زیادہ اس (ایک بھائی یا ایک بہن) سے تو وہ حصہ میں برابر ہیں بیچ تہائی کے۔ لہذا زیادہ کی صورت یہ ہے کہ دو ہوں یا زیادہ دو سے

لہ اس سورۃ کی آخر آیت مذکورہ میں کلالہ کی کیفیت چار طریق میں بیان کی ہے۔ اوّل فرمایا اگر میت کلالہ مرد ہو اور وارث عورت ہو تو اس کے لئے نصف ہے۔ دوسری صورت میں جو شخص اس کے پیچھے میت کلالہ عورت فوت کرے اور وارث اس کا حقیقی بھائی ہو تو وہ سب مال کا وارث ہوگا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ میت کلالہ مرد ہو اور وارث دو بہنیں ہوں یا زیادہ دو سے تو وہ ثلثان (دو تہائی) میں شریک ہونگی۔ چوتھی صورت یہ ہے میت کلالہ کے حقیقی بہن بھائی موجود ہوں تو اس ترکہ للذکر مثل حظ الانثیین پر تقسیم ہوگی یعنے مرد کے لئے دو حصے اور عورت کو ایک حصہ یعنی اس آیت میں اور اس آخر سورۃ کی آیتوں میں فرق یہ ہے کہ آخر سورۃ کی آیت میں دو بہنوں کیلئے ثلثان اور باقی مال سگے بھائیوں کیلئے اور یہاں کلالہ کی میراث میں سب (مادری) بہن بھائیوں کو ثلث میں شریک کیا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں حقیقی بھائی مراد نہیں بلکہ مادری بھائی مراد ہیں جو ثلث میں شریک کئے گئے ہیں خواہ کتنی ہی تعداد میں زائد ہوں (جامع البیان)

خواہ مرد ہوں یا عورتیں یا رلے ملے ہوں حصہ سب کا مساوی ہے بوجہ انوثت محضہ کے اس لئے آیت باب سے استدلال کرتے ہیں کہ اخیافی بھائی کالانثیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ثلث میں شریک کیا ہے اور ذکر کو انثیٰ پر کوئی فضیلت نہیں دی جیسا کہ اس آخر سورۃ کی آیت وغیرہ میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فرمایا ہے۔ لہٰذا امام قرطبیؒ اس مسئلہ میں سلف کا اجماع نقل کرتے ہیں کہ آیت باب سے اخیافی بھائی مراد ہیں۔ اور آخر سورۃ کی آیت میں حقیقی بھائی مراد ہیں۔ اور آیت باب سے یہ بھی استدلال کرتے ہیں کہ اگر اخیافی (مادری) بھائیوں پر تقسیم مسئلہ صحیح ہو جائے تو یہ حقیقی بھائیوں اور علاتی بھائیوں سے مقدم ہوں گے۔ یعنی یہ نہ ہو گا کہ اگر اخیافی بھائیوں پر تقسیم صحیح ہو جائے تو خواہ نخواہ حقیقی بھائیوں کے لئے بھی حصہ نکالا جائے۔ چنانچہ صورت نقشہ ذیل سے واضح ہے:-

زینب ۶

خاوند	دو مادری بھائی	ایک حقیقی بھائی	ماں
نصف	ثلث	محروم	سدس
۳	۲		۱

وجہ اس کی یہ ہے کہ اخیافی کی ارث کی شرطیت کا کلالہ ہونا ہے سو پایا گیا۔ لہٰذا وہ اپنا مقرر ثلث حصہ لیں گے۔ اور اس کی تائید حدیث شریف میں بھی آئی ہے۔ فرمایا "پہلے حقداروں کے حق ادا کرو پھر جو بچے وہ اوّل مرد کے لئے ہے" اس مسئلہ کو امام شوکانیؒ نے بھی مباحث دریہہ فی مسائل حماریہ میں ذکر کیا ہے اور برقرار رکھا ہے لیکن صحابہؓ کو اس مسئلہ میں اختلاف ہے (فتح البیان) والمختار عند الشافعیة والمالکیة

تصحیح ۱۸ ۶

خاوند	دو مادری بھائی	ایک حقیقی بھائی	ماں
۹	۴	۲	۳

چونکہ آیت مذکورہ بالا میں سوتیلے بھائیوں کا اور سوتیلی بہنوں کا ذکر آیا ہے اس لئے مختصر طور پر سوتیلی بہنوں کا بیان

عرض کیا جاتا ہے:۔

سوتیلی بہنوں کی سات حالتیں

(۱) $\frac{1}{2}$ (نصف) ایک کے لئے وقت نہ ہونے دو سگی بہنوں میّت کے

(۲) $\frac{2}{3}$ (دو تہائیاں) ثلثان دو یا دو سے زیادہ کے لئے وقت نہ ہونے دو سگی بہنوں میّت کے۔

(۳) $\frac{1}{6}$ سدس (چھٹا حصہ) ایک یا ایک سے زائد کے لئے وقت ہونے ایک سگی بہن میّت کے تکمۃ الثلثین۔

(۴) عصوبت جبکہ ان کے ساتھ اُن کا بھائی حقیقی یا سوتیلا موجود ہو۔ اس صورت میں اُن کو میّت کی سگی بہنیں بھی محروم نہیں کر سکتیں بلکہ عصبہ بن کر بچا مال لیں گے۔

(۵) تعصیب وقت موجود ہونے بیٹیوں اور پوتیوں میّت کے۔ بموجب حدیث کے فرمایا ''اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة''

(۶) محروم وقت ہونے بیٹا یا پوتا یا پڑپوتا میت کے خواہ کتنا ہی نیچے تر ہو۔ باپ کی موجودگی میں بالاتفاق محروم اور باپ کے بجائے دادا کی موجودگی میں نزدیک ابو حنیفہؒ کے اور برخلاف ابو یوسفؒ و امام محمدؒ رحمہم اللہ تعالےٰ کے۔

(۷) وقت ہونے حقیقی بھائی میّت کے علاتی محروم یا وقت ہونے حقیقی بھائی میت کے جبکہ عصبہ ہو ساتھ بیٹے یا پوتے میت کے علاتی محروم ہے۔

سگی بہنوں کی چار حالتیں ہیں

(۱) ½ (نصف) ایک کو وقت نہ ہونے باپ اور اولاد میّت کے خواہ قریب ہو یا بعید۔

(۲) ⅔ ثلثان دو یا دو سے زیادہ کے لئے وقت عدم موجودگی مذکورین کے۔

(۳) عصوبت (بچے مال کی وارث) وقت عدم موجودگی مذکورین کے مگر ان کے ساتھ حقیقی بھائی شریک ہو۔

(۴) عصبہ ہوتی ہیں وقت ہونے بیٹی اور پوتا میّت کے۔

(۵) محروم ہوتی ہیں جبکہ میّت کا بیٹا یا پوتا یا باپ دادا موجود ہو اگر میّت کے دو چچا زاد بھائی ہوں۔ اور ان میں سے ایک میّت کا خاوند ہو اور دوسرا ان سے میّت کا اخیافی (مادری) بھائی ہو تو اس صورت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس طرح فیصلہ کیا ہے کہ خاوند کے لئے نصف (بہ سبب نہ ہونے اولاد میّت) اور اخیافی بھائی کے لئے سدس باقی بچے ۲- وہ دونوں کے درمیان مساوی تقسیم کر دیا (بخاری)

نقشہ ملاحظہ ہو

مسئلہ ۴

خاوند	چچا زاد بھائی
۳-۱- روپے	۱-۱ روپے
۴	۲

نظم تفصیل اصحاب فروض میں

بعد حمد حق [illegible] ہم سلام
بر رسول پاک و آلش ہم بر اصحابش تمام
بشنوید اے دوستان تفصیل اصحاب فروض
مے نویسم نیز من تعداد و القاب فروض
دہ دو اصحاب فرائض ہیں کمن یاد اے فتا
چار ہستند از رجال و ہشت بشمار از نساء
چار اول زوج و اب ہم جد و اخ خیفی بود
ہشت ثانی اخت فیضی علّی و عینی بود
نیز بنت و بنت الابن زوجہ و دختر شمار
ہشتمی جدہ صحیحہ دیگرے را نیست کار
بعد ازیں احوال اصحاب فرائض را بگیر
من نکردم نظم اینہا کرد مخدوم نصیر
سدس آید مر پدر را با پسر و بن پسر
سدس و نصف آیدش با دختر و دختر پسر
گر ازیں دو قسم مذکورین نباشد ہیچ کس
نیست اصحاب فرائض عصبہ محضست بس
جد چوں پدر ہست مے داں در تمامی حالہا
جز مسائل چار بشنو پس ز من تفصیلہا
حجب اخوہ در رہ ام ہم سوئے ثلث ما بقے
پس سقوط ام اب ہم اخذ ارث المعتقی
جد محروم ہست اے دلدار از میراث خویش
با پدر را قرب کہ از وے ہست تنسیب عیش
در فرائض ہست مر اولاد مادر را سہ حال
مر یکے را سدس ثلث از بہر اکثر اے کمال
ساقط از ایشاں بولد و با پدر با جد نیز
قسمتے یکساں ہست در اولاد ام اے پر تمیز
پس بداں کہ نصف شوہر را بیاید بے ولد
ربع باشد بے تفاوت گر ولد یا وے بود
با ولدش ہست زن را ربع باشد بے ولد
جز ازیں دو حال دیگر نیست کو در دل خلد
در فرائض مر بنات صلب را سہ حال دان
مر یکے را نصف و ثلثان بہر اکثر بے گمان
عصبہ با غیر مے کردند ایشاں با پسر
پس پسر را حصۂ دو زان یکے اے پر ہنر
چوں بنات صلب مے داں در تمامی حالہا
مر بنات ابن را اند ہمہ احوال ہا

لیک احوال است چندین نیز شان را داده است
سدس با یک بنت صلبی مر بنات ابن راست
با دو بنت این حکم باشد لیک با ابن پسر
خواهران عینی میت را بود احوال پنج
با برادر عینی و هم دختر و دختر پسر
خواهران علّیه را حالات جمله هفت هست
سدس ایشان راست با یک خواهر عینی فقط
لیک میدان گر اخ علّی به ایشان هم بود
ور بود ملحق بایشان دختر و دختر پسر
با پسر و ابن پسر هم با پدر بالاتفاق
هشت ساقط اخوة اخوات اعیان هم علّی
سدس آید جده را پدری بود یا مادری
جمله جده گشت ساقط با وجود ام بدان
در فرائض گر به بینی هست مادر را سه حال
مثل مذکور است گر باشد دوی از اخت اخ
ثلث از کل است چون نبود ازین مذکور کل
ثلث ما یبقی است بعد از فرض زوجه و زوج هم

از بنات صلب میت کان همه لیست لها
با پسر محجوب دان رستی ز قیل و قال لها
عصبه می گردان تو شان را اندر اینجا کلها
نصف گر باشد یکی ثلثان اگر باشند گنج
عصبه گردان جمله را سهام شان نیکو بسنج
نصف مر یک راست ثلثان هر چه زائد هر یک است
ور بود دو باید از میراث شان را شست دست
عصبه هر یک میشود از داغ محرومی برست
عصبه می گردند زان کلیه کان شارع به است
نیز با جد نزد نعمان غیر را اینجا شکست
نیز علی با اخ عینی بدان یکسو نشست
یا که اکثر لیک بعدی شد بقربی هان بری
جده ابوی گشت ساقط با پدر دان همچنان
سدس با ولد است ولد الابن بی از قیل و قال
عینی و علی و خیفی بنت[1] و یک آید مثال
هم نه آن دو صورتی زانها که پس آید تعال
شوهر و مادر پدر ماند ز میت یک مثال

ددمی صورت که ما و ثلث ما یبقی برد
اینکه مادر با پدر هم زوجه است اندر مال

---

[1] اس کو صفحہ ۲۴ میں دیکھو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ

التماس

حضرت برادران اسلام! ایسے وقت میں جبکہ سعادت جبلت محجوب ہو چکی ہو۔ جبکہ ایثار نفس، ایثار مال، صبر و تقوے ہمدردی مسلوب ہو چکی ہو۔ اور اعتجاب کل ذی رای برایہ کی بادِ صرصر نے فطرت سلیمہ کے پودوں کو جھلس دیا ہو جبکہ شحٌ مطاعٌ کی وبائے مہلک قوم کے ہر فرد میں سرایت کر چکی ہو۔ جبکہ حبِّ دنیا و کراہیت الموت کے وھن سے تمام قوم کے اعضا شل ہو چکے ہوں۔ جبکہ قوم کی حالت تباہ و برباد ہو گئی عزیز ذلیل ہو گئے۔ شریف خاک میں مل گئے۔ علم کا خاتمہ ہو چکا۔ دین کا صرف نام باقی ہے۔ افلاس کی گھر گھر پکار ہے۔ پیٹ کی چاروں طرف دوہائی مچی ہوئی ہے۔ اخلاق بالکل بگڑ گئے اور بگڑتے جاتے ہیں۔ افسوس کہ ہم لوگ اقتصادیات اور سیاست و تمدن کو تو کھو بیٹھے تھے۔ آہستہ آہستہ احکام دین بھی ہاتھ سے نکلتے جاتے ہیں۔ تعصب کی گھنگھور گھٹائیں تمام قوم پر چھائی ہوئی ہیں۔ رسم و رواج کی بیڑیاں ایک ایک کے پاؤں میں ہیں ضد و جہالت تمام کی گردن پر سوار ہے۔ امرا جن کے ہاتھ میں سرمایہ تھا۔ جس سے امت کی دینی مہمات امور اور خوف و خطر کے موقعہ پر مالی مشکلات حل ہو سکتے تھے۔ اور اُن کو ہر طرح کی ضرورتوں سے بے نیاز کر سکتے تھے آج غافل و بے پرواہ ہیں علمائے دین جن کو قوم کی اصلاح میں بہت بڑا دخل تھا۔ زمانہ کی ضرورتوں اور مصلحتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عزلت میں گوشہ نشین ہیں۔ ایسے وقت میں جس سے جو بھی بن پڑے غنیمت ہے ہر شخص کا فرض ہے کہ قوم کا شیرازہ جوڑنے میں کوشش کرے اور قوانین اسلام کا خود احترام کرے اور دوسروں سے کراوے۔ تقسیم ورثہ کے مسئلے جس کوشش سے بیان کئے گئے ہیں ہر شخص کو چاہئے کہ ایسی کتابوں کو خود پڑھے اور دوسروں کو سنائے۔ خداتعالیٰ عمل کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار عبدالعزیز مدرس مدرسۃ المسلمین

تقاریظ حضرات علمائے کرام

بنظر غور اول سے آخر تک دیکھا گیا۔ نہایت عمدہ پایا۔ مؤلف کو اللہ تعالےٰ اجر جزیل اور مومنوں کو توفیق عمل عطا فرماوے (محمد جمال عفا اللہ عنہ)

یہ چند اوراق بنظر غور دیکھے گئے صحیح پائے۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اہل اسلام یہ مسائل دیکھکر فائدہ حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کے مصنف کو ثواب عظیم عطا فرماوے۔ (خلیفہ عبدالرحمٰن)

باسمہ تعالیٰ۔ رسالہ ہذا المختصر مضمون میں نے دیکھا اچھا پایا جعلھا اللہ خالصًا لوجہ الکریم۔ وانا الراجی رحمۃ اللہ الاعلےٰ غلام المصطفےٰ عفا اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسالہ کے بعض مقامات بغور ملاحظہ کئے گئے نہایت عمدہ ہے خدا تعالیٰ مصنف کو طبع و اشاعت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ والعلم عند اللہ۔

(احقر عباد اللہ احمد غلام محمد عفی عنہ مدرس دینیات مدرسۃ المسلمین امرتسر)

میں نے رسالہ ہذا کا پورا مطالعہ کیا۔ رسالہ مختصر ہے لیکن اپنے نفس مضمون کے لحاظ سے مکمل ہے۔ مصنف نے قانون وراثت کے مشکل مسائل کو نہایت آسان پیرایہ میں بیان کیا ہے خصوصًا تمثیلیں اور نقشہ جات شمولہ جن میں ورثاء کی تفصیل اور حصص درج ہیں بہت کار آمد ہیں۔ طلباء اور اُن لوگوں کیلئے جن کو قانون میراث کی ضرورت رہتی ہے یہ رسالہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

Abdul Hameed B.A. L.L.B. Amritsar 20/8/24

بعونہ تعالیٰ۔ میں نے بنظر عمیق مضمون میراث کے بہت سے مقامات کا مطالعہ کیا۔ مضمون کو بہت مفید پایا میرے خیال میں یہ رسالہ آئے دن کے نزاعات میراث کو بہت حل کر دیگا۔ مصنف کی اس سعی کی داد دیتا ہوں مضمون قابل پذیرائی و موجب عمل ہے بڑی خوبی یہ ہے کہ الفاظ قلیل اور معانی کثیر کا مصداق ہے۔ مسئلہ میراث ایک عظیم الشان مسئلہ ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے مالک الملک مصنف صاحب کو نشر و اشاعت کی توفیق عطا کرے اور قارئین کیلئے موجب استفادہ کا ہو اللھم اجعلہ مقبولًا و مانوسًا۔ حقیقۃ العلم عند اللہ۔

انا العبد العاصی الراجی الی اللہ حکیم ابو الظفر محمد شمس الحق خان عفا اللہ عنہ خلف جناب حکیم ابو تراب محمد عبد الحق صاحب